لیکن ایسا ہونا غیر ممکن ہے۔ اگر معلم خود اپنے کو جبر و اختیار سے آزاد نہیں کر لیتا جو اُسے معذور کر رہے ہیں، دوسرے کی تقلید خواہ وہ کتنا ہی بڑا شخص کیوں نہ ہو، نفس کی معلومات حاصل کرنے میں حارج ہوتی ہے۔ کسی تیار شدہ خیالی معراج کے پیچھے دوڑنے سے ہمارا دل و دماغ اس امر سے بالکل نا واقف رہے گا کہ بیرونی امداد یا ہدایت یا آسائش کی تمنا ہمیں کیوں کر پابہ زنجیر کر دیتی ہیں۔ قانون داں، وکیل، دلاور سپاہی، سیاسی لیڈر، یا معزز پجاری سب ہی ہمیں "مدد" دینے کو تیار ہیں، مگر ایسی مدد سے تو آزادی و فراست کا خون ہی ہوتا ہے۔ جو مدد ہمیں درکار ہے اُس کا وجود ہم سے باہر نہیں ہے۔ ہمیں اوروں سے بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں، وہ تو بغیر مانگے ہمیں مل سکتی ہے بشر طیکہ ہم اپنے آپ کو کام کے لیے انکساری سے وقف کر دیں اور روز مرہ کی آزمائشوں اور افتادوں کی حقیقت سمجھنے کے لیے تیار رہیں۔

حمایت اور حوصلہ افزائی کی دانستہ یا نادانستہ تمنا سے ہمیں اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایسی خواہش اپنا اثر ضرور دکھاتی ہے اور اس سے ہمیں عموماً آسودگی ملتی ہے۔ اگر ہماری کوئی حوصلہ افزائی اور رہبری کرے یا ہمیں تسکین دے تو ہمیں بڑی تسلی ہوتی ہے مگر دوسروں کو رہنما یا سند مان لینے کی عادت ہمارے لیے زہر کا کام کرتی ہے۔ جیسے ہی ہم رہنمائی کے لیے دوسرے کا سہارا لیتے ہیں، تو آزادی اور ذہانت کو بیدار کرنے کے اصل مقصد کو ہم بھول جاتے ہیں۔ دوسروں کے زیر ہدایت رہنے سے ایک

رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اُستاد اپنے شاگرد کو ہر وقت ہدایت نہ دیتا رہے مگر ہدایت کے طریقے دانستہ یا نادانستہ طور پر عمل میں لائے جاتے ہیں۔

طالب علم کی ایک مذبذب کیفیت رہتی ہے۔ وہ اِدھر اُدھر بھٹکتا ہے، مگر استاد کا علم پختہ اور تجربہ مضبوط ہوتا ہے، استاد کی پختگی اور اس کا تیقن طالب علم کو تقویت بخشتے ہیں اور وہ استاد کی روشن خیالی کو نہایت اطمینان سے قبول کر لیتے ہیں جیسے کوئی دھوپ میں فراغت سے آرام کرے، لیکن اس قسم کا اطمینان نہ تو صحیح نہ دیرپا ہوتا ہے جو استاد طلبہ کو دانستہ یا نا دانستہ دوسروں پر منحصر رہنا سکھائے، اس سے تو شاگردوں کو کوئی مدد نہیں ملتی۔ چاہے وہ اپنے علم کی دھاک ان پر جمالے اور اپنی شخصیت سے ان کو چکا چوند کر دے، لیکن وہ صحیح قسم کا معلم نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ خود اپنی علمیت اور تجربات کا خوگر ہو کر ان سے پابند ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہ سب خود اس کے لیے تحفظ کے ذرائع اور قید خانے بن جاتے ہیں۔ جب تک وہ خود اُن سے آزاد نہیں ہوگا، اپنے طلبہ کو مکمل شخصیت کے انسان نہیں بنا سکتا۔ صحیح قسم کا معلم ہونے کے لیے کتب بینی یا لیبریٹری (سائنس کی تجربہ گاہ) میں ہر وقت مشغول رہنے کی ضرورت نہیں، بلکہ اُسے چاہیے کہ ان سے فرصت پا کر وقت نکالے اور اس کا برابر خیال رکھے کہ طلبہ اسے ایک مثالی نمونہ یا سند نہ سمجھنے لگیں جب استاد اپنے طلبہ کے ذریعے سے اپنے مقصد کو پورا